فروری 2025
شمارہ نمبر:(۲) | ایشو نمبر:(۲)

خبرنامہ

JAMIAT
JAMIAT ULAMA-I-HIND

www.jamiat.org.in

جمعیۃ علماء ہند کے نئے ممبرشپ ایپ کا افتتاح

موجودہ وقت میں تنظیم کی سب سے زیادہ ضرورت

مولانا محمود اسعد مدنی

JAMIAT
Jamiat Ulama-i-Hind

Download Jamiat Membership App
become Jamiat's Member
Google Play

Scan this QR to download JAMIAT MEMBERSHIP APP

www.jamiat.org.in

Follow us on @JamiatUlama_in @Jamiat.org.in

جمعیۃ علماء گجرات کی جانب سے سانحۂ سنبھل کے شہداء کے اہل خانہ کی مالی امداد و اظہار یکجہتی

لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینے کی اشد ضرورت: مولانا سید محمود مدنی

موجودہ وقت میں تنظیم کی سب سے زیادہ ضرورت -مولانا محمود اسعد مدنی

جمعیۃ علماء ہند کے نئے ممبر شپ ایپ کا افتتاح، 11 ہزار مقامی یونٹس بنانے کا ہدف

نئی دہلی، 11 فروری 2025:
آج جمعیۃ علماء ہند کے صدر دفتر، نئی دہلی کے مدنی ہال میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے تنظیمی فعالیت کو مزید مستحکم اور مؤثر بنانے کے لیے جدید 'ایپ بیس ممبر شپ سسٹم' کا افتتاح کیا۔ یہ ایپ پلے اسٹور پر ''D rive-JUH-Membership'' کے نام سے دستیاب ہے جو جمعیۃ کی ممبر شپ ٹرم 2024-27 کے لیے جاری کیا گیا ہے۔ یہ اعلان کیا گیا کہ اس کے ذریعے ممبر شپ کے عمل کو مزید آسان، مربوط اور شفاف بنایا جائے گا۔

اس موقع پر ایک اہم تقریب منعقد کی گئی، جس میں صدر جمعیۃ علماء ہند کے علاوہ جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی اور سکریٹری مولانا نیاز احمد فاروقی ایڈوکیٹ بھی شریک تھے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا مدنی نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ کسی بھی قوم کے لیے، چاہے وہ اکثریت میں ہو یا اقلیت میں ایک مضبوط تنظیمی ڈھانچہ ناگزیر ہوتا ہے۔ تنظیم کا بنیادی مقصد صرف اپنے تشخص کا تحفظ ہی نہیں بلکہ مستقبل کی راہ متعین کر کے اسے عملی جامہ پہنانا بھی ہے۔ انھوں نے واضح کیا کہ جمعیۃ علماء ہند بدلتے حالات میں مزید پرعزم ہے اور اس کے جوش وولولے میں اضافہ ہوا ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ وہی قومیں کامیابی حاصل کرتی ہیں جو اپنے اہداف کے حصول کے لیے منظم انداز میں کام کرتی ہیں۔ حالات چاہے جیسے بھی ہوں، حوصلہ اور مستقل مزاجی ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ اگرچہ موجودہ دور میں کئی چیلنجز درپیش ہیں، مگر دانشمندانہ حکمت عملی، طویل المدتی پالیسی اور مسلسل جدوجہد کے ذریعے ان پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

میڈیا کے ایک سوال کے جواب میں مولانا مدنی نے کہا کہ دستورِ ہند کی پاسداری اور تمام اقوام کے لیے مساوی حقوق کی حفاظت ہر شہری کا آئینی حق ہے۔ کسی بھی قوم کی بالادستی قابل قبول نہیں اور عدل و انصاف کا قیام ہی جمہوریت کی اصل روح ہے۔

مولانا مدنی نے مزید کہا کہ خدشات اور توقعات زندگی کا حصہ ہیں۔ ہمیں حوصلہ نہیں کھونا چاہیے۔ اگر

حالات موافق ہوں تو بے قابو ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر ناموافق ہوں تو مایوس ہو کر بیٹھ جانے کا جواز نہیں۔ ہمارا راستہ طوفان، پہاڑ یا دریا نہیں روک سکتے۔ ہم نے اس ملک کو شعوری فیصلے کے تحت اپنا وطن چُنا ہے، یہ کسی غلطی یا بھول کا نتیجہ نہیں۔ ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ چاہے مرکز کی حکومت ہو یا صوبوں کی، سب کے ساتھ انصاف ہو، برابری ہو، عزت و تشخص محفوظ رہے اور کسی بھی قوم کی برتری کو فروغ نہ دیا جائے۔ دستور کی پامالی ہمیں کسی صورت قبول نہیں۔ دستور کا تحفظ ہر حال میں یقینی بنایا جانا چاہیے۔

مولانا مدنی نے اس بات پر زور دیا کہ جمعیۃ علماء کا مطلب صرف علماء ہند کی تنظیم نہیں، بلکہ اس میں تمام طبقات کو شامل ہونا چاہیے۔ کئی ایسے شعبے ہیں جہاں مزید بہتری کی ضرورت ہے، اور جہاں پیشہ ورانہ مہارت کی کمی محسوس کی جاتی ہے۔ اسی لیے تعلیم یافتہ نوجوانوں اور پروفیشنل افراد کو تنظیم سے جوڑنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

مولانا مدنی نے وضاحت کی کہ ممبر شپ کے روایتی طریقہ کار کو برقرار رکھتے ہوئے جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے ایک ایپ بیس ممبر شپ سسٹم متعارف کرایا گیا ہے۔ یہ سسٹم پچھلی مدت میں بھی موجود تھا، مگر اس بار اسے مزید منظم اور مؤثر بنایا گیا ہے۔ انھوں نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ ٹرم میں جمعیۃ علماء ہند کی 6800 لوکل یونٹس تھیں، جبکہ 20 سال قبل یہ تعداد صرف 1700 تھی۔ اسی طرح ممبر شپ 1.5 ملین سے بڑھ کر 11 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔ اس بار تنظیم نے کم از کم 11000 حقیقی یونٹیں قائم کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے، مگر مقصد صرف تعداد میں اضافہ نہیں بلکہ ایسی یونٹوں کا قیام ہے جو عملی طور پر تعلیمی، سماجی اور تربیتی منصوبے نافذ کریں۔

مولانا مدنی نے بتایا کہ اسکاؤٹنگ کے ساتھ یوتھ ٹریننگ، مکاتب، پرائمری اسکولنگ اور لوکل سطح پر جن وکاس سیوا جیسے پروگرام پہلے ہی 98 دیہاتوں میں کامیابی کے ساتھ نافذ کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ تنظیم کا اصل مقصد محض ممبر شپ میں اضافہ نہیں بلکہ ایک متحرک، فعال اور عملی جدوجہد کرنے والی جماعت کی تشکیل ہے جو مستقل مزاجی کے ساتھ عملی میدان میں کام کرے۔

Jamiat Ulama-i-Hind
Download Jamiat Membership App
become Jamiat's Member
Google Play
www.jamiat.org.in
Scan this QR to download JAMIAT MEMBERSHIP APP
Follow us on @JamiatUlama_in @Jamiat.org.in

جمعیۃ علماء ہند کا دینی مقام

JAMIAT ULAMA-I-HIND

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جمعیۃ علماء حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ اور سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت کا نام ہے اور انہی بزرگوں کی شخصی عظمت وتقویٰ پر جماعت قائم ہے۔ باقی اس کا نصب العین اور طریقۂ عمل، نہ اِسے چھیڑو، نہ اس پر گفتگو کرو۔ لیکن جمعیۃ علماء کا اس کے بزرگوں کے ذریعہ تعارف ایک کمزوری کا پتہ دیتا ہے۔ اس لیے جمعیۃ علماء کے کارکنوں کا خاص طور سے یہ فرض ہے کہ وہ جمعیۃ علماء کے نصب العین اور طریقۂ عمل کے متعلق صحیح معلومات رکھا کریں۔ ان کا تعلق جماعت کے ساتھ شعوری ہو، محض اعتقادی نہ ہو۔

ہمیں واضح طور پر یہ جان لینا چاہیے کہ جمعیۃ علماء صرف اپنے اکابر کی شخصی عظمت پر قائم نہیں ہے، بلکہ اس کا ایک نصب العین ہے، ایک مثبت پالیسی ہے، ایک طریقۂ عمل ہے اور یہ تمام امور دین حق کی روشن ہدایت پر قائم ہیں۔ اس کا طریقۂ کار اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہے۔ جمعیۃ علماء کے تعمیری کاموں میں دل نہ لگنے کی وجہ یہی ہے کہ ہم میں بہت سے لوگ صرف لحاظ ومروّت کی وجہ سے جماعت کے نظام سے منسلک ہیں۔ انشراح قلب ہو تو ہم سمجھیں کہ جماعت کے طریقۂ عمل کے مطابق ہمارا جو لمحہ دین وملّت کے لئے صرف ہوگا، خدا کے ہاں اس کا صلہ رضاء الٰہی کی شکل میں ہمیں عطا کیا جائے گا۔ نہایت سادہ لفظوں میں یوں سمجھئے کہ جمعیۃ علماء دین حق کا قیام چاہتی ہے۔ اسوۂ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا احیاء اس کا مقصود ہے، وہ چاہتی ہے کہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق غالب ہو۔ جمعیۃ علماء کے دستوری اغراض ومقاصد کی رُوح یہی ہے۔ (تعمیری جدوجہد مصنفہ مولانا اخلاق حسین قاسمی)

جمعیۃ کی خدمات پر ایک نظر

آزادی سے پہلے کے اپنے اٹھائیس برسوں اور آزادی کے بعد کے اب اٹھہتر برسوں میں جمعیۃ علماء ہند نے ہندستانی مسلمانوں کی جو علمی، دینی اور عملی خدمات انجام دی ہیں وہ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں۔ آزادی سے پہلے اس نے جہاں انتہائی ہنگامی حالات میں ملک کی آزادی کی تحریک میں سرفروشانہ اور جانبازانہ حصہ لیا اور اپنے ہزاروں ورکروں کو آزادی کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھایا، وہیں اس نے ہندستانی مسلمانوں کے دینی تشخص اور شریعت اسلامی کی حفاظت میں بھی قائدانہ کردار ادا کیا۔ آزادیٔ وطن سے پہلے اس نے نہ صرف یہ کہ مہاتما گاندھی کی رفاقت میں ملک کی آزادی میں قائدانہ کردار ادا کیا بلکہ مسلمانوں کے دینی، ملی اور قومی حقوق کے تحفظ کے لیے ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

جمعیۃ علماء ہند نے ناواقف اور سادہ لوح مسلمانوں کو ارتداد کے جال سے بچانے کے لیے ہر دور میں باقاعدہ جدوجہد کی اور اپنی پوری ہمت اور اخلاص کے ساتھ نہ صرف ارتداد کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکا بلکہ جو لوگ اپنی سادہ لوحی اور ناواقفیت کی وجہ سے مرتد ہو گئے تھے، ان کی بڑی تعداد کو دوبارہ مشرف باسلام کیا۔ اسی طرح مسلمانوں کو باہمی تناصر وتعاون اور دول مسلمہ کی حمایت ونصرت کا سبق یاد کرایا اور مشرق ومغرب کے مسلمانوں کو باہمی الفت ومودت، تعاضد وتناصر کی ضرورت اور وجوب سے آگاہ کیا۔

آزادی کے بعد جمعیۃ کی خدمات پر ایک نظر

۱۹۴۷ء میں ملک آزادی کی دولت ونعمت سے ہمکنار ہوا لیکن یہ آزادی جہاں اپنے ساتھ کچھ خوشیاں لے کر آئی وہیں ملّت اسلامیہ ہند کے لیے آگ وخون کا ایک بحر ناپیدا کنار بھی ساتھ لے کر آئی۔ تقسیم وطن کے منصوبہ نے ہندستانی مسلمانوں کو سخت آزمائش میں ڈال دیا۔ ایک طرف مذہب کے نام پر پاکستان کی دعوت تھی اور دوسری طرف ان کا وہ وطن مالوف تھا جہاں وہ پل بڑھ کر جوان ہوئے تھے۔ کچھ لوگ مذہبی جذبات کا شکار ہو کر پاکستان چلے گئے اور جو باقی بچ رہے اب ان کے لیے یہ آزمائش دوہری ہو گئی تھی۔ ایک طرف وہ خود احساس جرم میں مبتلا تھے اور دوسری طرف وہ برادرانِ وطن کے امتیازی رویّہ کا شکار ہو رہے تھے۔ جمعیۃ علماء ہند کے اکابر بالخصوص حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ، حضرت سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلویؒ، مجاہد ملّت حضرت مولانا محمد حفظ الرحمن صاحبؒ اور سیّد الملّت حضرت مولانا محمد میاں صاحب قدس اسرارہم وغیرہ حضرات میدان میں آئے، گلی گلی، قریہ قریہ اور شہر شہر جا کر ان بزرگوں نے مسلمانوں کو آواز دی، ان کے حوصلے بلند کیے اور ان کے ڈگمگاتے قدموں کو مستحکم کیا، جمعیۃ علماء ہند کے یہ بزرگ صبح سے لے کر رات کے بارہ بجے تک مسلمانوں کی منت خوشامد کر کے انھیں ترک وطن سے روکتے اور اس کے بعد اپنی سحر گاہی دُعاؤں کے ذریعہ بارگاہ صمدیت میں روتے اور گڑگڑاتے اور اگر آج یہ کہا جائے کہ اس سرزمین ہند پر بیس کروڑ مسلمانوں کا وجود اسلاف واکابر جمعیۃ علماء ہند کی انہی نیم شبی دُعاؤں کا نتیجہ ہے تو یہ شاید مبالغہ نہ ہوگا۔ تقسیم وطن کی ہلاکت خیزیوں سے ہندستان کا مسلمان نکل بھی نہ پایا تھا کہ اس کے اوپر کسٹوڈین کا عذاب مسلّط کر دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ہزارہا ہزار مسلمان خود اپنے گھروں سے بے گھر کر دیے گئے۔ جمعیۃ علماء ہند کے مرد مجاہد حضرت مولانا محمد حفظ الرحمنؒ نے ذمہ داران حکومت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہیں مجبور کیا کہ وہ اس ظالم اور اندھے بہرے قانون کو لگام لگائیں۔ چنانچہ ٹریبونل بنایا گیا جس کے ذریعہ تحقیقات کے بعد حقدار کو اس کا حق دلایا گیا۔

اس کے علاوہ جمعیۃ علماء ہند نے آزادیٔ وطن کے بعد دینی وملی تشخص، ارتداد کے فتنہ کی سرکوبی، مسلم پرسنل لاء کا تحفظ، مدراس اسلامیہ کی پاسبانی اور اوقاف کی جائیدادوں کی بازیابی کے لیے طویل جدوجہد کی ہے اور یہ جدوجہد جاری ہے۔ ارضی وسماوی آفات کے موقعوں پر جمعیۃ علماء ہند کی خدمات بھی اظہر من الشّمس ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات کے متاثرین کی ریلیف وباز آبادکاری، زلزلہ وسیلاب کے متاثرین کی امداد جمعیۃ علماء ہند کا ہمیشہ ہی مطمحِ نظر رہی ہے۔ ۲۰۰۱ء کا کچھ زلزلہ، مغربی بنگال، اڑیسہ، آندھرا پردیش وتاملناڈو کے سیلاب سے متاثرین کی امداد، انجار میں چلڈرن ویلج کا قیام، گجرات فسادات ۲۰۰۲ء اور آسام بوڈو فساد ۲۰۱۲ء، مظفرنگر فسادات ۲۰۱۳ء، دہلی فسادات ۲۰۲۰ء، میوات تشدد ۲۰۲۳ء کے متاثرین کی باز آبادکاری اور عدالتی چارہ جوئی اور دیگر مقامات کے فرقہ وارانہ فسادات میں تعاون وباز آبادکاری اور دہشت گردی کے نام پر گرفتار مسلم نوجوانوں کے مقدمے کی پیروی جمعیۃ علماء ہند کے وہ کارنامے ہیں جو صرف اسی کا حصہ ہیں۔ یہ جمعیۃ علماء ہند کی خدمات کا ایک مختصر اور سرسری جائزہ ہے جس سے ہر ہندستانی مسلمان بخوبی واقف ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کے رہنمایانِ حق کا کردار: جمعیۃ علماء ہند کے رہنما حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ، حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب بہاریؒ، حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ، حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہارویؒ، حضرت مولانا نورالدین صاحب بہاریؒ، مولانا سید اسعد مدنیؒ کے دینی اور رُوحانی فضل و کمال سے کون واقف نہیں۔ یہ حضرات اپنے وقت کے محدث بھی تھے اور مفتی بھی، مصنّف بھی تھے اور واعظ بھی اور ان تمام رُوحانی اور علمی فضائل کے باوجود عوام کے خدمت گزار بھی تھے۔ ان حضرات نے درس وتدریس، نماز و تہجد اور ذکر واشغال کے علاوہ خدمتِ خلق کے لیے بھی بھرپور وقت نکالا۔ ضرورت مندوں، محتاجوں، مظلوموں کی ہر ممکن امداد کے لیے ان حضرات نے وہ روشن کارنامے چھوڑے جنھیں پڑھ کر اکابر اسلام کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ نادار حریفوں نے ان حضرات کو ہمیشہ یہ طعنہ دیا کہ علماء کا سیاست سے کیا جوڑ؟ مگر ان حضرات کی سیاست خدمت تھی اور خدمت کے کاموں سے کنارہ کش ہونا اُن حضرات کے نزدیک اسوۂ رسول کریم ﷺ کو ترک کرنے کے ہم معنی تھا۔ اپنے انہی بزرگوں کے طریقہ پر آج بھی جمعیۃ علماء ہند سے تعلق رکھنے والے علماء کرام اور دینی کارکنوں کو چلنا ہے۔ اور ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ جمعیۃ علماء ہند کے موجودہ صدر جانشین فدائے ملت حضرت مولانا محمود اسعد مدنی مدظلہ العالی اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چل کر ''در کفے جامے شریعت، در کفے سندانِ عشق'' کی روشن مثال ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کا ممبر بننے کے دینی ودنیاوی فوائد

(١) جماعت کے قیام سے متعلق اللہ کا حکم: ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر و اولئك هم المفلحون (آل عمران: 104) اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور وہی لوگ بامراد ہیں۔

(٢) جماعت سے وابستگی کا حکم: رسول اللہ ﷺ: (انا آمرکم بخمس، اللہ امرنی بهن بالجماعة، وبالسمع والطاعة، والهجرة، والجهاد فی سبیل الله. فانه من خرج من الجماعة قید شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه. الی ان یرجع، ومن دعا بِدَعوَی الجَاهِلِیّةِ فهومِن جُثَاءِ جَهَنَم (مسند احمد حدیث نمبر 17302) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے، (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: جماعت کے ساتھ وابستہ ہونا اور اطاعت کرنا، ہجرت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، پس جو آدمی ایک بالشت کے بقدر جماعت سے نکل گیا، اس نے واپس پلٹنے تک اپنی گردن سے اسلام کا معاہدہ اتار پھینکا اور جس نے جاہلیت کی پکار پکاری، وہ جہنم کی جماعت میں سے ہوگا۔)

(۴) جماعت کے ساتھ اللہ کی نصرت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عَلَیکُم بِالجَمَاعَةِ (سنن الترمذی) ''(مسلمانو!) تم پر جماعت سے وابستہ رہنا ضروری ہے''۔ یَدُ اللهِ مَعَ الجماعة (سنن الترمذی) ''اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔'' اسی طرح نسائی شریف میں ''ید الله علی الجماعة'' آیا ہے، چنانچہ جمعیۃ علماء ہند نے اپنے لوگو پر یہ حدیث نقش کر رکھی ہے۔

(۵) ممبر بنانیکی اور کار خیر میں تعاون: تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا الله. إن الله شدید العقاب. نیکی (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ (سورۃ المائدہ) اس لیے جمعیۃ علماء ہند سے وابستگی سے ایک دینی فائدہ یہ ہے کہ اگر ملک میں کوئی بھی ممبر نیکی کا کام کرے گا تو اس کا ثواب دوسرے ممبر کو ملے گا، کیونکہ وہ ممبر بن کر اس کار خیر میں معاون ہے۔

(٦) موجودہ زمانے اور احوال میں مسلمانان: ہندوستان کے لیے صرف جمعیۃ علماء ہند کا دستور اساسی اور نصب العین اور اس کا عملی راستہ ہی تمام مشکلات اور مصائب کا حل ہے۔ جس کا منبع قرآن وحدیث اور اسلاف کرام اہل سنت والجماعت کا اتباع ہے۔ بنابریں مسلمانان پنجاب

سے پرزور درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ جمعیۃ کا ممبر بنیں اور اس کے نظام کو جہاں تک ممکن ہو عملی جامہ پہنائیں۔ (دستخط مبارک حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ الجمعیۃ دہلی شیخ الاسلام نمبر 1958 صفحہ 168)

(۷) جمعیۃ علماء ہند سے وابستگی خدمت خلق کے فریضہ کی ادائیگی کا ذریعہ: حضرت قاری محمد طیبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند نے فرمایا کہ دین اسلام التعمیل بحکم اللہ اور الشفقة علی خلق اللہ پر مشتمل ہے۔ اس لیے مخلوق کی خدمت کرنا بھی اسی طرح عبادت ہے جس طرح دیگر نمازیں اور روزے بلکہ بعض احادیث کے مطابق نفل عبادتوں سے بھی افضل ہے۔ ایسی اہم عبادت کی ادائیگی کے لیے جمعیۃ علماء ہند کا پلیٹ فارم ایک بہترین ذریعہ ہے۔

(۸) خود کو معاشرے کی ضرورت بننے کا ذریعہ:

جمعیۃ جیسی کار خیر کی تنظیم سے تعلق شعوری ہونا چاہیے اور جماعت سے وابستگی دنیا کے لیے نہیں؛ بلکہ دین کے لیے ہے۔ مشرکین مکہ کی زیادتیوں کی وجہ سے جب حضرت ابوبکرؓ نے مکہ چھوڑنے کا ارادہ کیا تو ابن الدغنہ نے آپ سے کہا کہ آپ جیسا آدمی نہ تو مکہ سے نکلے گا اور نہ نکالا جائے گا، اس لیے کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، بے سہارا کو سہارا دیتے ہیں، مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں، مصیبت کے وقت لوگوں کی مدد کرتے ہیں، یہ حرف بہ حرف وہی صفات ہیں، جو حضرت خدیجہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بیان کی تھیں اور یہ سبھی کام جمعیۃ علما انجام دے رہی ہے، آپ انہی صفات کی وجہ سے ملک وقوم اور عوام کی ضرورت بن سکتے ہیں اور جو شخص جس جگہ کے لیے ضرورت بن جاتا ہے، اسے کوئی ہلا نہیں سکتا۔ ہم سب اس ملک کی ضرورت بن جائیں، نفع بخش بن جائیں، لوگ یہ یقین کرلیں کہ ہمارا وجود اس ملک کے لیے نافع ہے اور قدرت کا قانون ہے کہ نفع بخش چیز اور شخص کو مکث اور ٹھہراؤ حاصل ہوتا ہے۔ "ما ینفع الناس فیمکث فی الارض" (الآیۃ)

(۹) مہذب قوموں کی نگاہ میں انفرادی رائے سے زیادہ اجتماعی رائے کی وقعت: انگریزی حکام کی چیرہ دستیوں کو دیکھ کر گورنروں، وائسرائے اور یہاں تک کہ ہاؤس آف کامنس کو برابر واقعات اور مظالم کی عرضداشتیں پیش کی گئیں مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی، تو حکام رس لوگوں نے وائسرائے ہند سے شکایت کی تو انھوں نے جواب دیا کہ تم لوگوں نے جو کارروائی کی ہے وہ انفرادی ہے تم کو اپنی جماعت بنانی چاہیے اور اجتماعی طور سے مطالبات پیش کرنے کی پالیسی اختیار کرنی چاہیے، حکومت برطانیہ کے لوگ اجتماعی مطالبات کو وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

(بحوالہ سیاسی ڈائری جلد اول ص ۱۹۳ مطبوعہ فرید بکڈپو)

(۱۰) اقلیتوں کو اپنے حقوق کی حصولیابی کیلئے تنظیم کی زیادہ ضرورت:

اقلیتوں کو اپنے حقوق کی حصولیابی اور اپنے مسائل کے لیے تنظیم کی بڑی ضرورت ہے، کیوں کہ اس کے بغیر وہ کسی بات کو مستحکم طریقے سے نہیں کہہ سکتے۔ بالخصوص جمہوری ممالک میں جہاں سر گنے جاتے ہیں، تنظیم کی طاقت اور اس میں افراد کی کثرت کو شمار کرائے بغیر کوئی بات مؤثر نہیں ہوسکتی۔

ہر مسلمان مرد و خاتون کو جمعیۃ علماء ہند کا بنیادی ممبر بنائیں

مدرسہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، لاتور میں منعقدہ اجلاس سے مولانا ندیم صدیقی کا خطاب

لاتور، 19 فروری 2025:

دینی تعلیم کے مناسب انتظام اور اہتمام کے بغیر دین کا شعور اور فہم پیدا کرنا ممکن نہیں، اس لیے ہمارا اولین فرض ہے کہ آنے والی نسل کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے ایک مؤثر اور منظم تعلیمی نظام تشکیل دیں، جس کے ذریعے ہم اپنے بچوں کو مخصوص اوقات میں خالص دینی تعلیم فراہم کرسکیں۔ ان خیالات کا اظہار جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے مدرسہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، اوسہ، ضلع لاتور میں منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

مولانا ندیم صدیقی نے اپنے تفصیلی خطاب میں فرمایا کہ جب تک مسلمان اسلام کی صاف اور سیدھی راہ پر چلتے رہے اور احکامِ الٰہی اور تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کا مشعلِ راہ بنایا، وہ ظاہری و معنوی کامیابیوں سے سرفراز رہے۔ لیکن جب انہوں نے دین سے غفلت برتی تو فضلِ الٰہی نے بھی ان کا ساتھ چھوڑ دیا، اور وہ برکتوں، علوم وفنون، طاقت، جاہ وجلال اور ترقی سے محروم ہوگئے۔

انہوں نے جمعیۃ علماء ہند کی ممبر سازی مہم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے تمام مقامی یونٹوں کو جلد از جلد اجلاس بلانے اور ممبر سازی کی مہم کو تیز کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے مدرسہ کی تعلیمی کارکردگی کو سراہتے ہوئے اوسہ کی علمی و دینی تاریخ پر روشنی ڈالی اور موجودہ حالات میں مسلمانوں کو مدارس اور قرآن مجید سے مضبوط تعلق قائم رکھنے کی تاکید کی۔ مولانا ندیم صدیقی نے جمعیۃ علماء کی جدید ممبر سازی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم اور نعتیہ کلام سے ہوا، جس کے بعد ادارے کے طلبہ نے مختصر مگر جامع پروگرام پیش کیا۔ اس موقع پر مولانا لئیق احمد اشاعتی، مفتی صابر خان قاسمی، مولانا معز الدین قاسمی اور دیگر علماء کرام نے بھی قیمتی بیانات دیے۔ اجلاس کے دوران مولانا ندیم صدیقی کے دست مبارک سے پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا۔ ان کی دعا پر اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔ اجلاس کے روحِ رواں مولانا محمد امجد صدیقی اشاعتی (بانی و مہتمم مدرسہ عربیہ صدیق اکبر، اوسہ) نے مہمان علماء کرام اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس میں اوسہ کے علماء کرام، ائمہ مساجد، جمعیۃ علماء کے اراکین اور عوام کی بڑی تعداد شریک تھی۔

مظفرنگر میں ممبر سازی کیمپ میں لوگوں کا ہجوم

مظفرنگر، 20 فروری 2025: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی رہنمائی میں 25 فروری کو اتر پردیش کے مظفر نگر ضلع میں ایک ممبر سازی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں سیکڑوں لوگوں جمعیۃ علماء ہند کا رکن بنایا گیا۔

مغربی اتر پردیش کے ضلع مظفر نگر کے محلہ محمود نگر میں جمعیۃ نے ممبر سازی مہم چلا کر پہلے ہی دن دو ہزار سے زیادہ نئے ممبران کا اضافہ کیا۔ دیگر علاقوں میں بھی ممبر شپ مہم میں بڑی تعداد میں مسلم خواتین اور مرد حضرات نے ممبر شپ حاصل کی اور جمعیۃ علماء ہند کے کام کو آگے بڑھانے اور تنظیم کو مضبوط کرنے کا عہد کیا۔

جمعیۃ علماء ضلع مظفر نگر کے سکریٹری قاری محمد ذاکر نے بتایا کہ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے رحمتیہ مسجد محمود نگر میں رکنیت سازی کے لیے خصوصی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 2000 سے زائد مرد و خواتین نے تنظیم کی رکنیت حاصل کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ لوگوں کو تنظیم میں شامل کرنے کی مہم پورے ملک میں یکم اپریل تک جاری رہے گی۔ انہوں نے بتایا کہ جمعیۃ علماء ہند ہر تین سال بعد رکنیت سازی مہم چلاتی ہے اور اس بار تنظیم میں پانچ لاکھ نئے ممبران شامل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ مہم آن لائن اور آف لائن دونوں طرح چلائی جارہی ہے۔

اسی کے ساتھ انہوں نے یہ اعلان بھی کیا کہ جو بھی سب سے زیادہ ممبران کو شامل کرے گا اسے 51 ہزار روپے انعام دیا جائے گا اور دوسرے نمبر پر آنے والے کو 31 ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا جب کہ تیسرے نمبر پر آنے والے کو بھی انعام سے نوازا جائے گا۔

امریکی صدر کے غزہ پر قبضہ سے متعلق بیان کی شدید مذمت

یہ فلسطینیوں کے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہے
مولانا محمود اسعد مدنی

نئی دہلی، 6 فروری 2025:
جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اس بیان کی سخت مذمت کی ہے جس میں انھوں نے غزہ پر امریکی قبضے اور فلسطینی عوام کی جبری بے دخلی کی تجویز دی ہے۔ یہ اعلان نہ صرف مضحکہ خیز ہے بلکہ بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی بھی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ غزہ کوئی زمین کا ٹکڑا نہیں بلکہ لاکھوں مظلوم فلسطینیوں کا آبائی وطن ہے جو کئی دہائیوں سے ظلم وستم، قبضے اور جارحیت کا سامنا کررہے ہیں۔

مولانا مدنی نے کہا کہ فلسطینی عوام کو زبردستی ان کے گھروں سے بے دخل کرنے کی کوئی بھی کوشش انسانی حقوق پر براہ راست حملہ ہوگا۔ حالیہ اسرائیلی جارحیت اور دہشت گردی میں پچاس ہزار کے قریب معصوم جانیں ضائع ہوچکی ہیں، ایسے میں مزید غیر منصفانہ منصوبے فلسطینیوں کے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہیں۔ یہ انتہائی شرم کی بات ہے کہ امریکی صدر ایک ظالم اور سفاک اسرائیلی حکمراں کے ساتھ وہائٹ ہاؤس میں اسٹیج شیئر کررہے ہیں اور اس کے رنگ میں رنگ کر ایسا ظالمانہ منصوبہ پیش کررہے ہیں جس پر اگر وہ خود بھی انسانیت کے ضمیر سے غور کریں گے تو شرمندہ ہوجائیں گے۔

اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند عالمی برادری خاص طور پر اقوام متحدہ اور بااثر عالمی طاقتوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس منصوبے کی کھل کر مخالفت کریں اور فلسطینی عوام کے جائز حقوق کی بحالی کے لیے عملی اقدامات تیز کریں۔ ہندوستان نے ہمیشہ فلسطین کے حق میں اصولی موقف اختیار کیا ہے۔ ایسے میں ضروری ہے کہ وہ اپنے دیرینہ اصولی موقف پر قائم رہے اور انصاف وامن کے حق میں آواز بلند کرے۔

جمعیۃ علماء ہند فلسطینی عوام کے ساتھ اپنی غیر متزلزل یکجہتی کا اعادہ کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ غزہ کی باز آبادکاری کی جائے اور فلسطینیوں کے حقوق بحال کیے جائیں اور مسئلہ فلسطین کا منصفانہ حل نکالا جائے۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد کا مدنی مسجد ہاٹا کشی نگر کا دورہ

نئی دہلی، 19 فروری 2025:
جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں ایک وفد نے مشرقی اتر پردیش کے ضلع کشی نگر کے قصبہ ہاٹا میں واقع مدنی مسجد کا دورہ کیا جو حال ہی میں انتظامیہ کی کارروائی کے نتیجے میں بلڈوزر کا نشانہ بنی تھی۔ وفد نے حاجی شاکر و دیگر ذمہ داران مسجد سے تفصیلی گفتگو کی اور مسجد کی موجودہ صورتحال، انہدام کی وجوہات اور اس کے اثرات پر تبادلہ خیال کیا اور ذمہ داروں کو صبر واستقامت کی تلقین کی اور کہا کہ اس آزمائش کے وقت ہمیں اللہ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے قانونی وآئینی راستے سے انصاف حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند اس معاملے کو انتہائی سنجیدگی سے لے رہی ہے اور قانونی طور پر ہر ممکن اقدام اٹھائے گی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ گزشتہ برس جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم مولانا محمود اسعد مدنی کی قیادت میں سپریم کورٹ میں بلڈوزر کارروائیوں کے خلاف ایک طویل قانونی جنگ لڑی گئی تھی، جس کے نتیجے میں سپریم کورٹ نے غیر قانونی انہدامی کارروائیوں پر روک لگانے کا حکم دیا تھا۔ اس کے مدنظر مدنی مسجد کا انہدام صرف ایک مسجد کا نقصان نہیں، بلکہ یہ انصاف، قانون اور عدلیہ کے احترام پر حملہ ہے۔ یہ معاملہ اب دوبارہ سپریم کورٹ میں ہے جہاں سے انصاف کی امید کی جارہی ہے۔ ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے اہلِ علاقہ کو تسلی دی کہ جمعیۃ علماء ہند ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ انھوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند ہمیشہ مظلوموں کی آواز بنی ہے اور آئندہ بھی اپنے اس منہج پر قائم رہے گی۔

اس موقع پر ناظم عمومی کے ساتھ مولانا معراج احمد قاسمی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء دیوریا) قاری ارشاد ثاقبی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء کشی نگر)، حافظ محمد ذکی، مفتی عبدالرحمن صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء دیوریا)، مفتی ظہیر الحق (ناظم اصلاح معاشرہ)، مولانا عبدالباری، مولانا شمشاد، مولانا عرفان، حاجی شاکر، حافظ زبیر، حافظ شفیع اللہ سمیت دیگر علاقائی ذمے داران موجود تھے۔

جمعیۃ علماء گجرات کی جانب سے سانحۂ سنبھل کے شہداء کے اہل خانہ کی مالی امداد و اظہار یکجہتی

کوئی بھی نظام، قانون وانصاف کو پامال کرکے مستحکم نہیں رہ سکتا -ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند

سنبھل، 27 فروری 2025:

جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں جمعیۃ علماء گجرات کے ایک وفد نے آج سانحہ سنبھل کے شہداء کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے فی کس ایک لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کی۔ اس اقدام کا مقصد رمضان المبارک سے قبل متاثرہ خاندانوں کی معاونت اور ان کے ساتھ کھڑے ہونے کا عملی مظاہرہ کرنا ہے۔

وفد میں جمعیۃ علماء گجرات کے نائب صدر و مدعو خصوصی مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند مولانا عبدالقدوس پالن پوری، مولانا ابوالحسن سیوانی (پالن پور)، مولانا نسیم احمد بدر کھہ اور دیگر معزز شخصیات شامل تھیں۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء سنبھل کے صدر حافظ محمد شاہد، جنرل سکریٹری مولانا ندیم اختر قاسمی اور مقامی ذمہ داران بھی موجود تھے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی خصوصی ہدایت پر چند یوم بعد ہی مرکزی دفتر کی جانب سے ہر شہید کے اہل خانہ کو پانچ پانچ لاکھ روپے کی مالی مدد فراہم کی جا چکی ہے۔ جمعیۃ متاثرین کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے اور ان کی ہر ممکن مدد کو یقینی بنانے کے لیے کوشاں ہے۔

اس موقع پر مولانا عبدالقدوس پالن پوری نے کہا کہ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی خصوصی توجہ دلانے پر جمعیۃ علماء گجرات یہاں اپنے بھائیوں کے ساتھ یکجہتی ظاہر کرنے کے لیے آئی ہے۔ ہم نے ہمیشہ مظلوموں اور ضرورت مندوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا عزم کیا ہے اور آئندہ بھی اپنے دینی و ملی فریضے کو پورا کرتے رہیں گے۔

جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی نے کہا کہ جمعیۃ روز اول سے سانحہ سنبھل کے متاثرین کے ساتھ کھڑی ہے۔ ہماری امدادی سرگرمیوں کا مقصد صرف مالی مدد فراہم کرنا نہیں، بلکہ شہداء کے اہل خانہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار اور ان کے غم میں شریک ہونا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ کوئی بھی نظام، قانون وانصاف کو پامال کرکے مستحکم نہیں رہ سکتا۔ ہم سانحۂ سنبھل کے متاثرین کے ساتھ ہر حال میں کھڑے رہیں گے اور ہر ممکن کوشش کریں گے کہ مظلوموں کی دادرسی ہو اور انہیں انصاف دلانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جائیں۔ دریں اثنا جمعیۃ کے وفد نے سنبھل کی جامع مسجد کا بھی دورہ کیا اور ذمہ داران مساجد سے ملاقات کی۔

JAMIAT ULAMA-I-HIND

میوات تشدد

ماخوذ 5 نابالغ سمیت 7 بے گناہ افراد باعزت بری

نئی دہلی، 15 فروری 2025:

نوح کی جوینائل جسٹس بورڈ کے پرنسپل مجسٹریٹ ڈاکٹر پریانک جین نے پانچ نابالغ بچوں کو تمام مقدمات سے بری کر دیا ہے۔ ساتھ ہی نوح سیشن کورٹ نے دو بالغ افراد محمد مجلس (جے سنگھ پور) اور محبوب (جے سنگھ پور) کیخلاف جاری مقدمات کو خارج کر دیا۔

عدالت میں استغاثہ (ریاستی حکومت) کے استدلال میں کافی خامیاں پائی گئی ہیں بالخصوص کسی سی سی ٹی وی فوٹیج میں ملزمین کے ملوث ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ مزید یہ کہ نابالغ ملزمین کی جائے وقوع پر موجودگی ثابت کرنے کے لیے کوئی کال لوکیشن یا سی ڈی آر ریکارڈ موجود نہیں اور نہ ہی ان سے کچھ برآمد ہوا ہے، جب کہ یہ بچے نہ تو جائے وقوع سے گرفتار کیے گئے اور نہ ہی سانحہ کے وقت انہیں پکڑا گیا۔ دوسری طرف گواہان نے جرح کے دوران بیان دیا کہ وہ ان بچوں کی شناخت نہیں کر پا رہے ہیں۔

مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں بچوں کے ملوث ہونے پر شک و شبہ ہے۔ لہٰذا عدالت سے تمام بچوں کو الزامات سے بری کیا جاتا ہے اور ان کے ضمانتی مچلکے واپس کیے جانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ پروبیشن آفیسر نوح کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ بچوں کے لیے 'انفرادی نگہداشت منصوبہ' (Individual Care Plan) فارم تیار کریں جیسا کہ قانون میں درج ہے۔ مزید برآں بچوں کے مقدمے کا ریکارڈ سیکشن 24(2) جوینائل جسٹس ایکٹ 2015 اور رول 14 جوینائل جسٹس رولز 2016 کے مطابق محفوظ کیا جائے۔ ضروری کارروائی مکمل کرنے کے بعد فائل کو ریکارڈ روم بھیج دیا جائے۔

ان بے قصور افراد کی طرف سے جمعیۃ علماء ہند کے وکیل ایڈوکیٹ طاہر روپڑیا اور ان کی ٹیم نے مقدمات کی پیروی کی۔ اہل خانہ نے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کا شکریہ ادا کیا ہے۔ واضح ہو کہ 31 جولائی 2023 کو نوح میوات میں ہونے

اہل خانہ کا صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی سے اظہار تشکر

والے تشدد کے بعد سیکڑوں افراد کو گرفتار کیا گیا تھا، جن میں اکثریت بے قصوروں کی تھی۔ گرفتاری کے بعد اہل خانہ نے جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ہند مولانا حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں ایک وفد سے ملاقات کر کے انصاف میں مدد کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ مقامی جمعیۃ کے ذمے داروں کے ساتھ مشاورت کے بعد قانونی مدد کا آغاز کیا گیا۔ جمعیۃ علماء ہند کے سکریٹری اور سپریم کورٹ کے وکیل مولانا نیاز احمد فاروقی کی نگرانی میں وکلاء کی ایک ٹیم تشکیل دی گئی جس میں ایڈوکیٹ طاہر روپڑیا، ہارون ایڈوکیٹ اور ان کی ٹیم کو مقدمات کی پیروی کی ذمہ داری دی گئی۔ جمعیۃ علماء ہند اس وقت نوح تشدد کے 663 مقدمات کی پیروی کر رہی ہے، جن میں سے 645 مقدمات میں ضمانت حاصل کر لی گئی ہے۔ مولانا یحییٰ کریمی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء متحدہ پنجاب) نے بھی اس موقع پر مولانا محمود مدنی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ عدالت کے اس فیصلے سے انصاف کو تقویت ملی ہے۔

❑■❑

عبادتگاہ ایکٹ پر سپریم کورٹ میں سماعت حکومت نے ابتک اپنا جواب داخل نہیں کیا

نئی دہلی: 17 فروری 2025:

سپریم کورٹ نے آج (17 فروری) "عبادت گاہ ایکٹ 1991" سے متعلق عرضیوں کی سماعت اپریل تک کے لیے مؤخر کر دی۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار پر مشتمل بنچ اس معاملے کی سماعت کر رہی تھی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس معاملے میں 12 دسمبر 2024 کو ایک عبوری فیصلہ سنانے کے دن تین ججوں کی بنچ نے سماعت کی تھی، جس میں چیف جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشوانا تھن شامل تھے، تاہم اس بار محض دو جج ہی موجود تھے، اس بنیاد پر سماعت آگے نہ بڑھ سکی۔ آج عدالت کو مطلع کیا گیا کہ مرکزی حکومت کی طرف سے اس اہم معاملے میں ابھی تک کوئی جواب جمع نہیں کرایا گیا ہے۔

سپریم کورٹ ایک طرف اس ایکٹ کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر سماعت کر رہا ہے اور دوسری طرف صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی و دیگر کی عرضیوں پر بھی غور کر رہا ہے جس میں اس ایکٹ کے سخت نفاذ کی درخواست کی گئی ہے۔ آج جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ منصور

جمعیۃ علماء ہند کے وکیل نے حکومت کی خاموشی پر سوال اٹھایا اگلی سماعت اپریل میں

علی خاں اور ایڈوکیٹ نیاز احمد فاروقی پیش ہوئے۔ جمعیۃ کے وکلاء نے حکومت کی طرف سے ہنوز جواب داخل نہ کیے جانے اور خاموشی اختیار کرنے پر سوال اٹھایا اور زور دیا کہ حکومت ہند کو ملک کی سالمیت، مسئلہ کی حساسیت اور قانون کی پاسداری کا لحاظ کرتے ہوئے اپنا جواب جلد از جلد داخل کرنا چاہیے۔

واضح ہو کہ اس ایکٹ کی دفعہ 4 کے مطابق 15 اگست 1947 کو موجود عبادت گاہوں کی مذہبی نوعیت ویسی ہی رہے گی جیسی وہ اس دن تھیں۔ اس قانون کے مدنظر 12 دسمبر 2024 کو سپریم کورٹ نے ایک اہم حکم جاری کیا تھا، جس میں عبادت گاہوں کے خلاف نئے مقدمات اور سروے کے احکام پر پابندی عائد کی تھی۔ اس حکم میں یہ بھی کہا گیا کہ زیر التوا مقدمات میں کوئی مؤثر عبوری یا حتمی حکم نہ دیا جائے۔ اس حکم کے بعد ملک میں مساجد اور درگاہوں کے خلاف فرقہ پرستوں کی طبع آزمائیوں پر روک لگی ہے، تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ الگ الگ بہانوں سے فرقہ پرست عناصر اور ان کے ہم نوا مساجد و درگاہوں کو نشانہ بناتے ہیں، اس لیے اس معاملے پر حتمی فیصلے کی سخت ضرورت ہے، نیز حکومت سمیت سبھی بااثر لوگوں کو متحد ہونے کی ضرورت ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کے سینئر فیلوز (آرگنائزرز) کا دوروزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

نئی دہلی،12 فروری 2025:

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر 10-11 فروری 2025 کو دہلی میں مرکزی دفتر میں سینئر فیلوز (آرگنائزرز) کے لیے دوروزہ تربیتی ورکشاپ اور خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں ملک بھر سے 20 سینئر فیلوز نے شرکت کی، جس میں حضرت صدر محترم دامت برکاتہم العالیہ اور حضرت ناظم عمومی مدظلہ العالی نے عمدہ نصائح سے نوازا، ٹریز کے اعتبار سے جناب اویس سلطان خان صاحب PMO IC-1 کی نگرانی میں مفتی اشفاق قاضی صاحب جامع مسجد ممبئی (آن لائن شیشن)، مولانا صادق صاحب، جناب عبدالمجیب صاحب، جناب محمد عاقب صاحب، جناب محمد محب صاحب اور جناب حاجی محمد مبشر صاحب نے اور مہمان خصوصی کے اعتبار سے حضرت مولانا سعید احمد صاحب (انگلینڈ) نے شرکت فرمائی۔

ورکشاپ میں فیلڈ چیلنجز، رکنیت سازی، مالیاتی منصوبہ بندی اور تنظیمی ترقی جیسے موضوعات پر تفصیلی سیشنز منعقد کیے گئے، جبکہ عملی سرگرمیوں کے ذریعے شرکاء کو مؤثر تربیت فراہم کی گئی۔ صدر جمعیۃ مولانا محمود اسعد مدنی اور جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تنظیمی سرگرمیوں میں اجتماعی شمولیت، پیشہ ورانہ مہارت اور اتحاد و یگانگت کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کارکنان کی سماجی ذمہ داریوں کو اجاگر کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ ہر طبقے کے ساتھ مل کر کام کریں اور خدمت کے جذبے کو ترجیح دیں۔ ورکشاپ میں تنظیمی حکمت عملی، مالیاتی شفافیت، رکنیت سازی، فیلڈ ورک کے چیلنجز اور سماجی بہبود جیسے موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی گئی۔ عملی سرگرمیوں کے ذریعے شرکاء کو مؤثر تربیت فراہم کی گئی تاکہ وہ زمینی سطح پر مزید مضبوط اور فعال کردار ادا کر سکیں۔ اجلاس کے اختتام پر طے پایا کہ آئندہ مہینوں میں مزید مشاورتی اجلاس منعقد کیے جائیں گے تاکہ موجودہ منصوبوں کے اثرات کا جائزہ لیا جاسکے اور آئندہ کے لیے مزید جامع حکمت عملی وضع کی جاسکے۔

> ”صدر جمعیۃ مولانا محمود اسعد مدنی اور جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تنظیمی سرگرمیوں میں اجتماعی شمولیت، پیشہ ورانہ مہارت اور اتحاد و یگانگت کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کارکنان کی سماجی ذمہ داریوں کو اجاگر کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ ہر طبقے کے ساتھ مل کر کام کریں اور خدمت کے جذبے کو ترجیح دیں۔ ورکشاپ میں تنظیمی حکمت عملی، مالیاتی شفافیت، رکنیت سازی، فیلڈ ورک کے چیلنجز اور سماجی بہبود جیسے موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی گئی۔ عملی سرگرمیوں کے ذریعے شرکاء کو مؤثر تربیت فراہم کی گئی تاکہ وہ زمینی سطح پر مزید مضبوط اور فعال کردار ادا کرسکیں“

10 فروری کو صبح نو بجے میٹنگ کا افتتاح قاری عبدالمعید صاحب کی تلاوت کلام اللہ اور قاری اویس صاحب کی نعت پاک سے کیا گیا، مولانا اخلاق احمد صاحب نے تمام شرکاء کے سامنے استقبالیہ اور تمہیدی کلمات پیش کئے، بعدہٗ حضرت مولانا حکیم الدین صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے ناصحانہ گفتگو فرمائی، جناب عادل صاحب اور مفتی ذاکر صاحب نے رمضان المبارک میں فراہمی مالیات کے سلسلے میں سینئر فیلوز کے لئے اضلاع کی تعیین کرتے ہوئے افراد سازی، ممبر سازی اور تنظیم کے مقاصد اور اہمیت پر ذہن سازی کی، اسی طرح سے انگلیڈ سے تشریف لائے مہمان خصوصی حضرت مولانا سعید صاحب نے حالات حاضرہ اور اکابرین کی قربانیوں پر قیمتی خطاب فرمایا، بعدہٗ جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش کے صدر جناب حاجی ہارون صاحب نے جمعیۃ علماء کے متعلق اپنے تجربات اور خدمات کی روشنی میں گفتگو فرماتے ہوئے جماعت کے کام میں جنون پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے سینئر فیلوز کے ساتھ امور کی انجام دہی کے متعلق مختصر کارگزاری کی سماعت کے بعد اپنے خصوصی انداز میں ڈیڑھ گھنٹے تک بہت ہی اہم اور قیمتی مشوروں سے نوازا، تعمیرِ شخصیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہر اچھے کام کے معاون بنیں نہ کہ مخالف و مقابل، اس لئے کہ احساس تقابل بہت ہی خطرناک ہے اور شیطان کا کام ہے، اس کے علاوہ دیگر ناصحانہ کلمات کے ساتھ ساتھ سینئر فیلوز کو جمعیۃ علماء کے تمام کاموں میں پروفیشنلزم لانے کی تاکید فرمائی اور اِن کے ساتھ وابستہ اپنی تمناؤں کا اظہار فرماتے ہوئے دعاؤں سے نوازا۔

بعدہٗ جناب اویس سلطان خان نے سینئر فیلوز سے مرکزی دفتر کی طرف سے دیے گئے امور کی کارگزاری اور جائزہ کے لئے مسجد عبدالنبی کے صحن میں کچھ Activities کروائی۔ بعد نماز ظہر حیدرآباد بزنس ایکسپو کی کارگزاری کے بعد Listening v/s Hearing پر کچھ Activities کروائی گئی۔

بعد نماز مغرب قاری احمد عبداللہ صاحب کی صدارت اور سینئر فیلو مولانا شمس تبریز صاحب کی نظامت میں نعتیہ مجلس کا انعقاد کیا گیا 11- رفروری کو صبح طے شدہ نظام کے تحت جمعیۃ اوپن اسکول کے اسٹوڈیو میں ورکشاپ کا آغاز کیا گیا، جس میں تلاوت قرآن شریف و نعت پاک کے بعد شیئر مارکیٹ پر حضرت مفتی اشفاق قاضی صاحب کا ایک گھنٹہ آن لائن سیشن ہوا، جس میں حضرت مفتی صاحب نے بہت ہی سہل انداز میں حلال شیئر مارکیٹ اور اسٹاک مارکیٹ پر عمدہ نکات پیش فرمائے، اسی طرح دہلی سے تشریف لائے ہوئے مہمان ٹریز جناب محمد عاقب صاحب اور جناب محمد محب صاحب نے اسی عنوان کے تحت پرزینٹیشن پیش کیا، پھر ساڑھے گیارہ بجے سے نماز ظہر تک جناب عبدالمجیب صاحب اور مولانا صادق صاحب نے سینئر فیلوز سے فیلڈ میں پیش آرہے مسائل و مشکلات سنے اور انجام دے رہے امور کی کارگزاری سنی اور عمدہ مشوروں سے نوازا، بعد نماز ظہر جناب حاجی محمد مبشر صاحب نے ممبر شپ ایپ پر تمام فیلوز (سینئر و جونیئر فیلوز) کے سامنے ممبر سازی کا طریقۂ کار بتایا اور جمعیۃ کے زیادہ سے زیادہ ممبر بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی کے معاً بعد چار بجے سے رات نو بجے تک جناب اویس سلطان خان اور مولانا اخلاق احمد صاحب نے تمام سینئر فیلوز کے ساتھ انفرادی ملاقات کر کے مسائل و مشکلات کو سنا اور مناسب ہدایات اور مشوروں سے نوازا۔

طے شدہ نظام کے مطابق اصلاحی مجلس کے لئے حضرت مولانا سلمان صاحب بجنوری دامت برکاتہم العالیہ استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند کی شرکت یقینی تھی، لیکن دوران سفر ٹریفک (جام) زیادہ ہونے کی وجہ سے پہنچ نہیں پائے اور عدم شرکت پر جناب اویس سلطان خان نے آئندہ کبھی آن لائن بیان کی دعوت کے ساتھ اجازت مرحمت فرمائی۔ مشاورتی میٹنگ میں نظامت کے فرائض مولانا اخلاق احمد نے ادا کئے، اسی طرح سے، حاضری شیٹ پر دستخط، سفر خرچ اور قیام کی ذمہ داریاں قاری محمد حامد صاحب نے ادا کی۔

لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینے کی اشد ضرورت: مولانا سید محمود مدنی

نئی دہلی، 20 فروری 2025:

نگلہ راعی کی جامعۃ الہدایہ جامعہ نگر میں تعلیم نسواں کی معروف درسگاہ جامعہ عائشہ الصدیقہ للبنات میں ختم بخاری شریف، وتقسیم اسناد، اعزاز کا پروگرام عمل میں آیا جس میں 45 طالبات نے عالمہ فاضلہ کے ساتھ ساتھ ہائی اسکول پاس کیا، جن کو اعزاز، سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا، پروگرام میں علاقہ اور اطراف سے ہزاروں کی تعداد میں فرزندان توحید نے شرکت کی۔ جامعہ سے عالمیت سے فراغت حاصل کرنے والی خوش نصیب طالبات کو اعزار ودستار فضیلت دے کر حوصلہ افزائی کی گئی۔

پروگرام کی صدارت جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود اسعد مدنی نے فرمائی، مہمان خصوصی کے طور پر نائب امیر الہند مفتی سید محمد سلمان منصور پوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند نے شرکت کی، جب کہ نظامت کے فرائض جامعۃ الہدایہ جامعہ نگر کے مینجر مولانا موسیٰ قاسمی، مولانا محمد احسان الحق قاسمی، مولانا سہیل اختر رحیمی نے مشترکہ طور پر انجام دیئے۔

اس موقع پر اپنے خصوصی خطاب میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید محمود اسعد مدنی نے کہا کہ علم ایسی چیز ہے کہ جو کبھی بھی مکمل حاصل نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ ماں کی گود بچے کی پہلی علمی درسگاہ ہے۔ جو خواتین تعلیم یافتہ ہوں گی، ان کے علم کا فائدہ دو نسلوں کو براہ راست پہنچتا ہے، اس لئے بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ دینی تعلیم کے ساتھ علوم عصریہ کا انتظام کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔

انہوں نے کہا کہ جس طرح دورِ جہالت میں خواتین کی حق تلفی ہوتی تھی اسی طرح آج بھی اسلام کے نام پر ہم خواتین کے ساتھ زیادتی کررہے ہیں، پہلے بچی کے پیدا ہونے کے بعد اس کو زندہ درگور کردیا جاتا تھا ٹھیک اسی طرح آج اس کو پیدا ہونے سے قبل ہی ماں کے پیٹ میں ہی قتل کردیا جاتا ہے۔ عورتوں کے ساتھ زیادتیوں کے معاملے بڑھ رہے ہیں جو بہت زیادہ افسوسناک

> علم ایسی چیز ہے کہ جو کبھی بھی مکمل حاصل نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ ماں کی گود بچے کی پہلی علمی درسگاہ ہے۔ جو خواتین تعلیم یافتہ ہوں گی، ان کے علم کا فائدہ دو نسلوں کو براہ راست پہنچتا ہے، اس لئے بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دینی تعلیم کے ساتھ علوم عصریہ کا انتظام کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے: **مولانا محمود اسعد مدنی**

ہے۔ شریعت نے وراثت میں بیٹیوں کے جو حقوق دیئے ان کو ادا نہیں کیا جاتا۔

مہمان خصوصی مفتی سید محمد سلمان منصور پوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دے کر بچیوں اور حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے امام بخاریؒ کی علمی خدمات وکمالات پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ متفقہ طور پر بخاری شریف قرآن پاک کے بعد سب سے مستند ومعتبر کتاب ہے۔ انھوں نے کہا کہ روز محشر اللہ تعالیٰ بندوں کے نامہ اعمال کا حساب وکتاب کرنے کے لئے میزان (ترازو) قائم فرمائیں گے، جنہوں نے دنیا میں رہ کر اعمال صالحہ یا بداعمال کئے سب کا مکمل حساب وکتاب کرکے جنت یا جہنم میں داخل کردیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بڑی خوش نصیب ہیں وہ طالبات اوران کے والدین جنہوں نے جامعہ کی چہار دیواری میں رہ کر اپنی علمی پیاس بجھائی، جو یقیناً ان کے لئے نجات کا سبب بنے گی۔

جامعہ کے صدر اور فدائے ملتؒ کے خلیفہ مجاز حافظ محمد فرقان اسعدی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ محبوب ہوں گے جنہوں نے پیغمبر اسلام کے بتائے ہوئے طریقہ پر زندگی گزاری۔ انہوں نے کہا کہ ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے ہم سبھی کو اپنے گھروں کی روزمرہ کی زندگی پیغمبر اسلام ﷺ کی سنتوں کے مطابق بنانی ہوگی۔

مولانا محمد احسان الحق قاسمی ناظم اعلیٰ جامعہ عائشہ الصدیقہ للبنات نگلہ راعی نے اس موقع پر تعلیمی رپورٹ اور مستقبل کے عزائم کے تعلق سے کہا کہ مستقبل میں بھی انشاء اللہ تعلیمی معیار کے سلسلہ میں کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اور بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے ادارہ اور اس کے ذمہ داران جو ممکنہ اقدامات کرسکتے ہوں قطعی طور سے کریں گے، انہوں نے امسال جامعہ سے فراغت حاصل کرنے والی طالبات کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

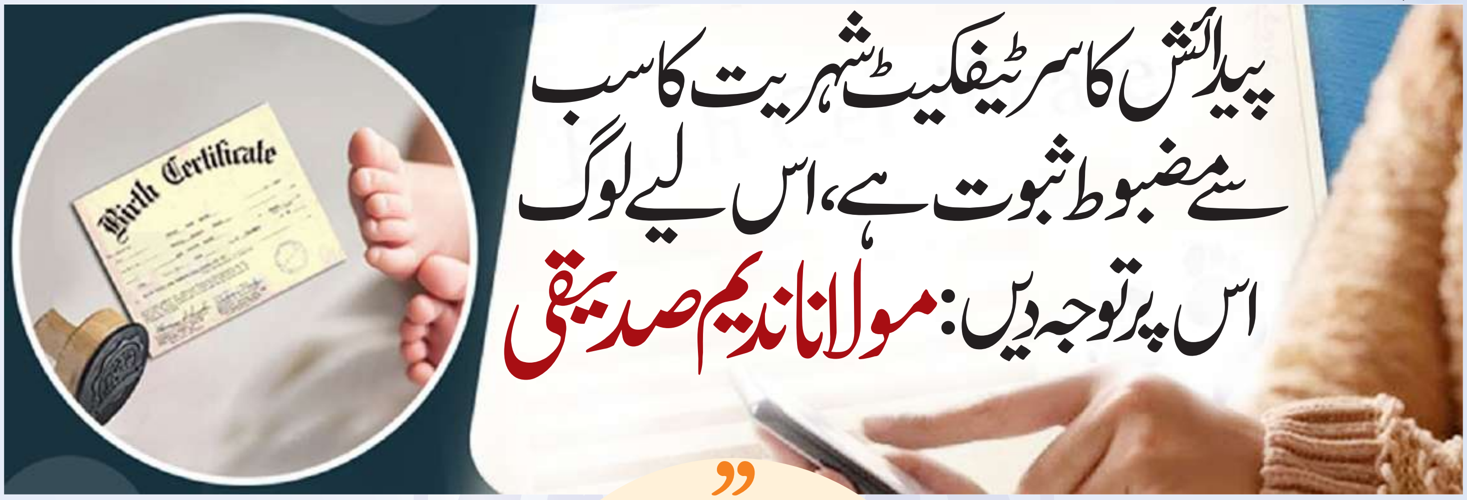

پیدائش کا سرٹیفکیٹ شہریت کا سب سے مضبوط ثبوت ہے، اس لیے لوگ اس پر توجہ دیں: مولانا ندیم صدیقی

ممبئی، 20 فروری 2025:
پیدائش کا سرٹیفکیٹ شہریت کا سب سے مضبوط ثبوت ہے۔ جن شہریوں کے پاس پیدائش کا کوئی ثبوت نہیں ہے، وہ 27 اپریل 2026 تک اپنا اندراج کروا سکتے ہیں۔ حکومت نے واضح کر دیا ہے کہ اس مدت میں مزید کوئی توسیع نہیں کی جائے گی۔ مزید برآں، پیدائش اور موت کے اندراج (ترمیمی) ایکٹ 2023 کو یکم اکتوبر 2023 سے پورے ملک میں نافذ کر دیا گیا ہے، جس کے تحت پیدائش کا سرٹیفکیٹ مختلف سرکاری کاموں میں شناخت کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر، مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اپنے ایک صحافتی بیان میں کیا۔ مولانا ندیم صدیقی صاحب نے کہا کہ پیدائش کا سرٹیفکیٹ شہریت کا سب سے مضبوط ثبوت ہے۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسکول کے سرٹیفکیٹ پر درج تاریخ پیدائش درست ہوتی ہے، لیکن یہ ہمیشہ قابلِ اعتبار نہیں ہوتی۔ لہٰذا، شہریوں کو چاہیے کہ وہ پیدائش کا مستند سرٹیفکیٹ حاصل کریں۔ پیدائش کے سرٹیفکیٹ میں نام شامل کروانے کی آخری تاریخ 14 مئی 2020 تھی، جسے اب بڑھا کر 27 اپریل 2026 کر دیا گیا ہے۔

> ” مولانا ندیم صدیقی صاحب نے کہا کہ پیدائش کا سرٹیفکیٹ شہریت کا سب سے مضبوط ثبوت ہے۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسکول کے سرٹیفکیٹ پر درج تاریخ پیدائش درست ہوتی ہے، لیکن یہ ہمیشہ قابلِ اعتبار نہیں ہوتی “

پیدائش کے سرٹیفکیٹ میں نام شامل کروانے کا طریقہ:
شہریوں کو پیدائش و موت کے اندراج کے دفتر میں درخواست دینی ہوگی، جس کے لیے درج ذیل دستاویزات درکار ہوں گی:

- اسکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ
- تعلیمی سرٹیفکیٹ (دسویں / بارہویں کلاس)
- پاسپورٹ
- پین کارڈ
- آدھار کارڈ وغیرہ

حکومت نے مزید وضاحت کی ہے کہ 1969 کے پیدائش و موت کے اندراج ایکٹ اور مہاراشٹر پیدائش و موت اندراج ایکٹ 2000 کے تحت، عدالت کی مدد سے بھی پیدائش کا اندراج کرایا جا سکتا ہے۔ اگر کسی خاندان کے فرد کی پیدائش یا موت کا کوئی سرکاری ریکارڈ موجود نہیں ہے، تو انہیں فوراً درخواست دینی چاہیے۔

بغیر عدالتی کارروائی کے پیدائش کا اندراج ممکن

آج بھی بڑی تعداد میں لوگوں کے پاس پیدائش اور شادی کی کوئی سرکاری دستاویزات موجود نہیں ہیں۔ تاہم اب بغیر عدالتی کارروائی کے، تحصیل دفتر، نگر پالیکا یا کارپوریشن کے ذریعے ہی پیدائش کا اندراج ممکن ہوگا۔ مولانا ندیم صدیقی نے عوام کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس معاملے میں غفلت برتی گئی تو مستقبل میں بڑی مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ مولانا ندیم صدیقی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ 27 اپریل 2026 کی آخری تاریخ سے پہلے اپنے تمام ریکارڈ درست کروالیں۔ جو افراد پیدائش کا سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کر سکے ہیں، وہ فوری طور پر اپنے قریبی تحصیل دفتر اور ضلعی انتظامیہ سے رابطہ کریں اور دستاویزات کی تکمیل یقینی بنائیں، تاکہ مستقبل میں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ریاستی جمعیۃ علماء کی جانب سے سنگاریڈی واقعہ کی تحقیقات کا مطالبہ

حیدرآباد، 18 فروری 2025:
مولانا حافظ پیر شبیر احمد صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ کی ہدایت پر جمعیۃ علماء ضلع سنگاریڈی کا ایک وفد موضع انتارام، منڈل من پلی، تعلقہ اندول، ضلع سنگاریڈی کے ساکن محمد اسماعیل سے ملاقات کے لیے پہنچا۔ جمعیۃ علماء ضلع سنگاریڈی کے وفد نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ 11/فروری کی شب محمد اسماعیل اپنے مکان کے قریب واقع نالی میں قضائے حاجت کے لیے گئے، جس پر پڑوس میں رہنے والے ویرا ریڈی اور وجئے ریڈی نے اعتراض کیا۔ بحث و تکرار کے بعد یہ معاملہ جھگڑے میں تبدیل ہوگیا، حالانکہ ان کے مکانات کے درمیان تقریباً 70 میٹر کا فاصلہ ہے۔
وفد کے مطابق وجئے ریڈی اور ویرا ریڈی نے اپنے حامیوں کے ساتھ مل کر اسماعیل پر حملہ کر دیا۔ اس موقع پر ان کی 15 سالہ بیٹی عالیہ بیگم جو دسویں جماعت کی طالبہ تھی، نے اپنے والد کو بچانے کی کوشش کی، جس پر حملہ آوروں نے اسماعیل کو چھوڑ کر عالیہ بیگم پر جان لیوا حملہ کر دیا اور وزنی پتھر سے شدید ضرب لگائی، جس کی وجہ سے وہ شدید زخمی ہوگئی۔ اہلِ خانہ نے اسے فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا، تاہم وہ 15/فروری کی شب سنگاریڈی کے ایک اسپتال میں دورانِ علاج جاں بحق ہوگئی۔
جمعیۃ علماء سنگاریڈی کے ذمہ داران نے متاثرہ خاندان سے ملاقات کر کے تعزیت پیش کی اور ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے جمعیۃ کے نمائندوں نے کہا کہ شرپسند عناصر نے منصوبہ بند طریقے سے اسماعیل پر حملہ کیا، جس کی جمعیۃ علماء شدید مذمت کرتی ہے۔ اس واقعے میں ملوث تمام افراد کو قانون کے کٹہرے میں لانے کی ضرورت ہے۔
حافظ پیر خلیق احمد صابر، جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء تلنگانہ نے تلنگانہ کے چیف منسٹر کے سکریٹری اور ضلع ایس پی سے گفتگو کی اور واقعے میں ملوث تمام افراد کے خلاف غیر جانبدارانہ انکوائری کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس اور ڈاکٹروں نے متاثرہ لڑکی کے خلاف جھوٹی رپورٹ پیش کی ہے، لہٰذا موجودہ جج سے انکوائری کروا کر حقیقت کو سامنے لایا جائے۔

نفرت انگیز جرائم اور اسلاموفوبیا پر دو روزہ ورکشاپ

نئی دہلی، 21 فروری 2025:

نفرت انگیز جرائم اور اسلاموفوبیا کے عنوان سے دو روزہ ورکشاپ، جمعیۃ علماء ہند کے جیم (JEM) شعبہ کے زیر اہتمام، 20 اور 21 فروری 2025 کو کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس ورکشاپ میں ملک بھر سے آئے نوجوانوں، سماجی کارکنوں، وکلاء، محققین اور صحافیوں نے شرکت کی۔ ورکشاپ کا مقصد نفرت انگیزی کے بڑھتے ہوئے رجحانات سے نمٹنا، اسلاموفوبیا کو سمجھنا، اور قانونی و سماجی طور پر مؤثر حکمت عملی تیار کرنا تھا۔

ورکشاپ کا افتتاح جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کے خطاب سے ہوا، جنھوں نے آئینی حقوق کے تحفظ اور قومی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے جمعیۃ کی جدو جہد پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ نفرت انگیزی اور فرقہ واریت کے خلاف علمی، فکری اور قانونی محاذ پر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے تا کہ سماج میں ہم آہنگی اور انصاف کا بول بالا ہو۔

ورکشاپ میں کئی معروف دانشوروں، صحافیوں اور ماہرینِ قانون نے اپنے خیالات کا اظہار کیا، جن میں شامل معروف نظریہ ساز ادیتیہ مینن نے نفرت انگیز جرائم اور فرقہ واریت کے ارتقاء اور اس کے معاشرتی اثرات پر تفصیلی روشنی ڈالی اور اس بات کی وضاحت کی کہ کس طرح سیاسی اور سماجی عوامل ان جرائم کو ہوا دیتے ہیں۔

ایڈوکیٹ ابوبکر صباق نے نفرت انگیزی اور اسلاموفوبیا کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے طریقوں پر گفتگو کی اور قانونی شعور کی اہمیت کو اجاگر کیا تا کہ نوجوان اپنے آئینی حقوق سے بخوبی واقف ہوں اور ان کا تحفظ کر سکیں۔ معروف مورخ سوربھ واجپئی نے ہندستانی مسلمانوں کے ذریعہ قومی تعمیر میں پیش کی گئی خدمات اور تاریخ میں مسخ کردہ حقائق کو واشگاف کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ مسلمانوں کی تاریخ کو منفی طور پر پیش کرنے کا رجحان کس طرح سماجی تفریق کو جنم دیتا ہے۔ ابھیشیک شریواستو نے Perception-Driven Narratives (تصوراتی بیانیے) اور قومی مسائل کے ادراک پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کس طرح مخصوص بیانیے سماج میں نفرت کو فروغ دیتے ہیں اور ان کا سد باب کیوں ضروری ہے۔

تربیتی اور عملی نشستیں

ورکشاپ کے دوران مختلف عملی تربیتی سیشنز بھی منعقد کیے گئے، جو جیم کے انچارج عبدالمؤمن صاحب اور جمعیۃ انڈیا چیپٹر ا کے ذمہ دار اویس سلطان خاں کی نگرانی میں منعقد ہوئے۔ ان سیشنز میں شرکاء کو درج ذیل امور پر تربیت دی گئی:

- نفرت انگیز جرائم کی شناخت اور ان کی درجہ بندی
- قانونی دفعات اور ان کے تحت شکایات درج کرانے کے طریقہ کار
- میڈیا اور سوشل میڈیا پر جھوٹے بیانیوں اور غلط معلومات کی پہچان
- حقائق کی تصدیق (Fact-Checking) اور مؤثر جوابی بیانیہ تشکیل دینا

کمیونٹی انگیجمنٹ اور نوجوانوں کو با اختیار بنانے کی حکمت عملی

ورکشاپ کے ایک اہم سیشن میں مولانا عظیم اللہ صدیقی نے جمعیۃ علماء ہند کے نظریے پر تفصیلی روشنی ڈالی اور وضاحت کی کہ یہ تنظیم اپنے قیام سے لے کر آج تک سماجی انصاف، امن، اور آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے برسرِ پیکار رہی ہے۔

اسی طرح، معروف عالم دین مفتی سید محمد عفان منصور پوری نے اسلام میں انسانی حقوق کی اہمیت پر بصیرت افروز خطاب کیا اور کہا کہ اسلامی تعلیمات انسانی وقار، انصاف اور مساوات پر مبنی ہیں، جو کسی بھی طرح کی نفرت یا تفریق کی اجازت نہیں دیتیں۔

اختتامی اجلاس میں جمعیۃ علماء ہند کے سکریٹری مولانا نیاز احمد فاروقی نے شرکاء کو علمی بیداری، قانونی آگہی اور مسلسل سیکھنے کے عمل کو جاری رکھنے کی تاکید کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ نوجوانوں کو نفرت انگیز جرائم اور سماجی مسائل کے خلاف شعور بیدار کرنے میں عملی کردار ادا کرنا چاہیے۔ ورکشاپ کے دوران ریاستی سطح پر واٹس ایپ گروپس تشکیل دیے گئے تا کہ شرکاء کے درمیان بہتر روابط قائم رہیں اور انہیں تربیتی مواد اور رہنمائی باقاعدگی سے فراہم کی جا سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

+91 9868990544
+91 11 23317729

Jamiat Ulama-i-Hind
1-BAHADUR SHAH ZAFAR MARG, NEW DELHI- 110 002
E-mail : info@jamiat.org.in • URL : www.jamiat.org.in

جمعیۃ علماء الہند

جمعیۃ علماء ہند کے صوبائی صدور و نظمائے اعلی حضرات کی خدمت میں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

جمعیۃ علماء ہند کی ممبر سازی در حقیقت ملت کی بیداری اور اس کی تعمیر و استحکام کی راہ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ موجودہ حالات میں ملت کا باہمی ربط وضبط اور اجتماعی شعور نہایت ضروری ہے، کیوں کہ تاریخ گواہ ہے کہ جو قوم اجتماعی شعور سے غافل ہو جاتی ہے، وہ یا تو نیست و نابود ہو جاتی ہے یا غلامی کے طوق میں جکڑ لی جاتی ہے۔

ملی تقاضوں کے ان اسباب کے پیش نظر آپ حضرات سے گزارش ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کی ممبر سازی مہم (برائے ٹرم ۲۰۲۴-۲۷ء) کو انتہائی سنجیدگی، دلجمعی اور جوش و خروش کے ساتھ انجام دیں۔ آپ کی جدوجہد اور محنت ملت کی بقا و ترقی کی ضمانت ہے۔ اس مہم کو ایک ملی ذمہ داری سمجھ کر بحسن و خوبی انجام دیں۔ اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں چند گزارشات پیش ہیں:

- ممبر سازی کا عمل رمضان میں بھی انجام دیتے رہیں، تاہم رمضان کے بعد کا پورا مہینہ (شوال المکرم-اپریل ۲۰۲۵ء) ممبر سازی مہم کے لیے مخصوص فرمالیں۔
- ۱۵ شوال المکرم تک صوبائی سطح کے پروگرام اور ۱۵ سے ۳۰ شوال المکرم تک ضلعی سطح کے پروگراموں کا تفصیلی خاکہ اور نظام مرتب کر کے اس کی تفصیل مرکز کو جلد از جلد ارسال فرمادیں۔
- ان پروگراموں میں مرکز کی طرف سے کچھ ذمہ داران شریک ہو سکتے ہیں۔
- صوبہ کے ذمہ داران قافلہ کی شکل میں اضلاع کا سفر کریں، اسی طرح اضلاع کے ذمہ داران قافلہ کی شکل میں تحصیلوں اور قصبات کا سفر کریں اور وہاں ائمہ کرام اور ذمہ دار افراد سے ملاقات کریں۔
- ممبر سازی کے لیے ملک بھر کے کنوینرس و نگراں حضرات کے لیے مرتب کردہ لائحہ عمل بھی منسلک ہے۔ آپ حضرات اس پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔ نیز ممبر سازی کے بنیادی مقاصد کے چند نکات بھی منسلک ہیں۔

والسلام

حکیم الدین قاسمی

محمد حکیم الدین قاسمی
ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

+91 9868990544
+91 11 23317729

Jamiat Ulama-i-Hind
1-BAHADUR SHAH ZAFAR MARG, NEW DELHI- 110 002
E-mail : info@jamiat.org.in • URL : www.jamiat.org.in

جمعیۃ علماء الہند

ہدایات برائے کنوینرس و نگراں حضرات—ممبر سازی مہم

برائے ٹرم (2024-27)

ا۔ ممبر سازی فارم اور تشہیری مواد کی مؤثر تقسیم

- ممبر سازی فارم و دیگر تشہیری مواد کی بروقت اور مؤثر تقسیم کو یقینی بنائیں۔
- ہر تحصیل، قصبہ اور دیہات میں یہ مواد پہنچانے کے لیے مقامی رضاکاروں کی ٹیم تشکیل دیں۔

۲۔ بیداری مہم اور عوامی اجتماعات کا انعقاد

- ممبر سازی کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے مساجد، مدارس، تعلیمی اداروں، بازاروں اور عوامی مقامات پر اجتماعات اور ممبر سازی کیمپ لگائیں۔
- قافلہ کی شکل میں تحصیلوں اور قصبات کا دورہ کریں اور علماء، مشائخ، اساتذہ، جماعتِ تبلیغ کے ذمہ داروں اور سماجی شخصیات سے براہ راست رابطہ کریں اور ان کو اس مہم سے جوڑنے کی کوشش کریں۔

۳۔ مہم کی پیش رفت کی مستقل نگرانی اور رپورٹنگ

- صوبائی ذمہ داران اور مرکزی دفتر کو باقاعدہ رپورٹس اور تازہ ترین معلومات فراہم کریں۔
- اپنے علاقوں میں ممبر سازی کا ہدف مقرر کریں اور اس کا تجزیہ کریں۔
- کسی بھی رکاوٹ کے پیش نظر صوبائی ذمہ داروں سے رابطہ کریں۔
- تمام کنوینرز و نگراں حضرات اور صوبائی ذمہ دار سب سے پہلے خود ایکٹو ممبر بنیں تاکہ دوسروں کے لیے عملی مثال قائم ہو سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

+91 9868990544
+91 11 23317729

Jamiat Ulama-i-Hind
1-BAHADUR SHAH ZAFAR MARG, NEW DELHI- 110 002
E-mail : info@jamiat.org.in • URL : www.jamiat.org.in

جمعیۃ علماء الہند

ممبر سازی کے مقاصد

کسی بھی جماعت کا وجود اور استحکام اس کی ذیلی تنظیموں اور اکائیوں کے وجود و استحکام پر منحصر ہوتا ہے۔ ذیلی تنظیمیں اور اکائیاں جتنی مؤثر اور فعال ہوں گی، تنظیم بھی اتنا ہی متحرک کردار ادا کر سکے گی۔ جمعیۃ علماء ہند اپنی ذیلی تنظیموں اور اکائیوں کو مؤثر اور امت مسلمہ کے لیے مفید تر بنانے کے لیے ممبر سازی کو انتہائی ضروری سمجھتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ:

1. جماعت اپنے متحرک اور فعال ارکان کی تعداد میں اضافے سے مضبوط ہوتی ہے۔
2. جتنے زیادہ ممبران ہوں گے، اتنی ہی جماعت کی قوت اور صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ ہم ایک جمہوری ملک میں رہتے ہیں، جہاں فیصلوں پر اثر انداز ہونے کے لیے تعداد کو اہمیت دی جاتی ہے۔
3. جمعیۃ کی طاقت بڑھے گی تو وہ مساجد، مدارس اور اقلیتی حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی جدوجہد مزید پر اعتماد ہو کر جاری رکھ سکے گی۔
4. جماعتی اکائیوں کا وجود گاؤں اور وارڈ کی سطح تک ہونا لازمی ہے تاکہ جماعت کے حقیقی استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔ موجودہ حالات میں اس کے بغیر ارتداد اور لادینی سے ملت کے افراد کو بچانا امر محال ہے۔
5. ممبر سازی مہم دراصل مسلمانوں کے ہر گھر اور ہر فرد تک جمعیۃ علماء ہند کی آواز اور پیغام پہنچانے کا سنہری موقع ہے تاکہ مسلمانوں کے قلوب میں ملی روح تازہ ہو، وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور حقوقِ مذہبیہ و قومیّہ کے حصول کے لیے صبر و استقامت اور جہد مسلسل کا مظاہرہ کریں۔
6. جمعیۃ کی قوت میں اضافہ در حقیقت ملت کی اجتماعی طاقت اور حیثیت میں اضافے کے مترادف ہے۔

JAMIAT
Jamiat Ulama-i-Hind

بھارت کی سو سالہ قدیم جماعت

جمعیۃ علماء ہند

دینی اور فلاحی خدمات

رپورٹ 2024-25

مکاتب اور دینی تعلیمی تحریک
کل مکاتب +48000
زیر تعلیم طلبہ 23L

جمعیۃ یوتھ کلب
تربیت یافتہ نوجوان
+28000

مساجد و مدارس کا تحفظ اور قانونی خدمات
کل جاری مقدمات +1000

جمعیۃ اسٹڈی سینٹر
زیر تعلیم طلبہ وطالبات
+15000

ریلیف و بازآبادکاری
میوات، سنبھل تشدد اور کیرالہ سیلاب متاثرین

جیم (JEM)
ریکارڈ شدہ واقعات
+2500

جمعیۃ ماڈل ولیج
جن وکاس سیوا کے تحت کل مستفیدین
+30,000

شعبہ اصلاح معاشرہ
درس قرآن و درس حدیث
+ 4000 مقامات

مسلم اسکالرس اور علماء کی تربیت
تربیت یافتہ علماء +10000

اپیل

جمعیۃ علماء ہند کی خدمات اور کاموں کا یہ مختصر خاکہ ہے۔ جس سے اس کی کارکردگی اور کاموں کا آپ اندازہ کرسکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ امور بغیر اسباب و وسائل کے انجام نہیں دیے جاسکتے۔ اس لیے ہم خدام جمعیۃ ملت کے بہی خواہوں اور مخیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ اپنی پاک کمائی سے زیادہ سے زیادہ تعاون فرمائیں تاکہ وسیع پیمانہ پر ملت کی خدمات انجام دی جاسکیں۔ آپ نے مختلف مواقع پر جمعیۃ علماء ہند کا جس دینی، ملی اور انسانی جذبہ کے ساتھ تعاون کیا، اس کے لیے ہم خدام جمعیۃ آپ کے شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالی ہم سب کی کوششوں کو قبول فرمائے اور اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق بخشے اور قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

الداعی محمود اسعد مدنی (صدر جمعیۃ علماء ہند) / محمد حکیم الدین قاسمی (ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند)

Bank Transfer

A/c Name: **Jamiat Ulma Hind**

A/c No. - **50200045812457**

HDFC Bank Ltd.

Shakarpur Branch

IFS Code - HDFC0004767

Type of account - Current

Scan this to donate

رسید حاصل کرنے کے لئے

ٹرانزیکشن کی تفصیل اور اپنا پتہ اس نمبر پر بھیجیں

+91 9868990544

Published by

JAMIAT ULAMA-I-HIND 1919 | 1338

JAMIAT ULAMA-I-HIND

1, Bahadur Shah Zafar Marg, ITO,
New Delhi-110002

For any Queries write to
juhdelhi@gamil.com

مزید معلومات کے لئے:

www.jamiat.org.in

@jamiatUlama_in @Jamiat.org.in